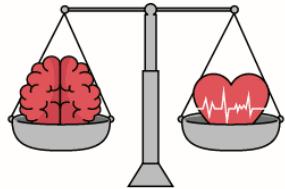


بچوں کی جذباتی تربیت اور والدین کی ذمہ داری

<"xml encoding="UTF-8?>



بچوں کی جذباتی تربیت اور والدین کی ذمہ داری



بچوں کی جذباتی تربیت اور والدین کی ذمہ داری

جذبات، جذبہ کی جمع ہے۔ جذبہ ایک کیفیت ہوتی ہے جو انسان کے دل و دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے شعور کی سطح کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جذبات کسی قانون کے ماتحت نہیں ہوتے۔ کیونکہ قانون کا تعلق شعور کی سطح سے ہے۔ دوسرے الفاظ میں جذبات اس کیفیت کو کہتے ہیں۔ جو انسان کے اعصابی نظام میں داخل ہوکر اس کے خیالات، احساسات اور رویے کو متاثر کرتی ہے۔

جذبات اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور بُرے بھی۔ جذباتی کیفیت جب کسی ارفع مقصد سے جڑ جائے تو اسے جذبات قابل تحسین ہوتے ہیں۔ مثلا ایمانی جذبے کے ساتھ جہاد کرنا ایک قابل تحسین عمل ہے۔ لیکن انہی جذبات کے پیچھے حرکات اگر درست نہ ہوں، مثلا قومی یا لسابی عصبیت جذباتی انگیخت کیلئے محرک بن جائے تو یقیناً ایسے جذبات قابل مذمت ہوتے ہوں۔ کیونکہ ایسے جذبات معاشرے کیلئے نقصان دہ اور بُرے ہوتے ہیں۔

جذبات کی قسمیں

جذبات دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ منفی جذبات اور مثبت جذبات۔ دوسرے لفظوں میں انہیں تعمیری اور تحریکی جذبات بھی کہہ سکتے ہیں۔ جب ہم جذبات کی حالت میں ہوتے ہوئے اپنا کوئی خاص رویہ ظاہر کرتے ہیں۔ تو اس کو جذباتی کیفیت کا نام دیا جاتا ہے۔ جذباتی کیفیت انسان کی برین کیمسٹری کو تبدیل کرتی ہے۔ اس سے انسانی دماغ اس سے مختلف ہارمونز کا اخراج کرتا ہے جو انسانی دماغ نارمل حالت میں خارج کرتا ہے۔

جذبات کی وجہ سے انسان کی جسمانی کیفیت بھی بدلتی ہے۔

مثلا جب انسان کو غصہ آجاتا ہے تو اس کی برین کیمسٹری متاثر ہوتی ہے۔ اور اس کے دماغ سے مختلف قسم کے ہارمونز کا اخراج شروع ہوجاتا ہے۔ غصے کی وجہ سے اس کی جسمانی کیفیت بھی بدل جاتی ہے۔ اور انسان نارمل حالت سے ابنارمل حالت میں چلا جاتا ہے۔

اسی طرح جب انسان کو خوف لاحق ہوجائے، تو اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے۔ اسٹریس یا ذہنی دباو ہو تو دماغ پر بوجہ بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ خوشی کی حالت میں اس کے تمام اعضا وجوارح نارمل کام کرنا شروع کرتے ہیں۔ یوں جذباتی کیفیت کی جھلک انسان کے چہرے اور رویے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی انسان کے استیٹ اف مائئنڈ یا ذہنی کیفیت براہ راست اس کی جسمانی حالت یا رویے پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہے۔

یہی جذبات بعد میں مستقل طور پر انسانی رویوں اور عادات کی تشكیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ انسانی جذبات کی تعداد اتنی ہے جتنی انسان کے احساسات اور ان کے تحت ظاہر ہونے والے رویے ہیں۔ تاہم ایک ریسرچ کے مطابق بنیادی طور پر سات قسم کے جذبات انسان میں پائے جاتے ہیں۔ باقی سب ان کی فروع یا ان سے نکلنے والی شاخیں ہیں۔

یہ جذبات مندرجہ ذیل ہیں۔ خوشی، غم، غصہ، نفرت، حیرت و تعجب، مایوسی اور خوف۔ ان کے علاوہ بھی کئی جذبات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً فخر، غرور و تکبر، شرم و شرمگی، پرجوش ہونا، آرام و سکون محسوس کرنا اور اطمینان کی کیفیت وغیرہ۔

جذباتی ذہانت یا ایموشنل انٹیلی جنس کیا ہوتی ہے؟

یہ جدید نفسيات کی ایک اصطلاح ہے جو آج کی سوسائٹی میں کافی استعمال ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان کو اپنے جذبات پر مکمل کنٹرول حاصل ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے جذبات کی لگام کو اپنے پاس رکھ کر اپنی مرضی کے مطابق ان کو استعمال کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔ تو اس کے رویے بھی مثبت رویوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی جذباتی کیفیت کو جذباتی ذہانت کا نام دیا جاتا ہے۔ عام طور پر جذبات انسانی شعور کو ڈرائیئو کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا نام جذبات رکھا گیا، کہ وہ انسانی شعور کو اپنے اندر جذب کر رہے ہوتے ہیں۔

اگر جذبات انسان کے کنٹرول میں ہوں، تو اسے جذباتی ذہانت کا نام دیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا ای کیولیوں بہت بلند ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر جذبات اپنے کنٹرول میں نہ ہوں۔ بلکہ انسان خود اپنے جذبات کے کنٹرول میں ہو تو اسے جذباتیت کا نام دیا جاتا ہے۔

بچوں کی تربیت کے پانچ ایریاں

یہ حقیقت ہے کہ بچے ہمارا مستقبل ہیں۔ ہمیں ان نہے پوتوں کا مالی کی طرح خیال رکھنا ہوتا ہے۔ بچوں کی تربیت میں ہمیں بنیادی طور پر پانچ جہتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ یعنی ان پانچوں ایریا ز میں بیک وقت تربیت کام کرنا چاہیے۔ وہ پانچ ایریا مدرجہ ذیل ہیں۔ 1. دینی تربیت، 2. جسمانی تربیت، 3. ذہنی تربیت، 4. سماجی

یہاں ہم صرف جذباتی تربیت کی کچھ تفصیلات ذکر کریں گے۔

بچوں کی جذباتی تربیت

بچوں کی جذباتی تربیت سے مراد بچوں کے خیالات ، احساسات، مزاج اور رویوں کی تربیت کرنا ہے۔ بچوں کی تربیت میں یہ اہم ترین ہونے کے ساتھ ساتھ عام طور پر انتہائی نظر انداز میدان بھی ہے۔ والدین اور اساتذہ عام طور پر بچوں کی جسمانی اور ذہنی تربیت پر کافی زور دیتے ہیں۔ اور کسی حد تک دینی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ لیکن سماجی وجذباتی تربیت عام طور پر نظر انداز ہو جاتی ہے۔

یہاں پرایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ تعلیم اور تربیت کے درمیان فرق کو عام طور پر ڈین میں نہیں رکھا جاتا۔ تعلیم ہی کو تربیت خیال کر کے تربیت کو بساووقات کلی طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ابھی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بڑھنے کے بعد خود بخود ان کی تربیت بھی ہو جائے گی۔

حالانکہ یہ شدید غلط فہمی ہے، تعلیم پر کام کرنے سے تربیت قطعاً نہیں ہوسکتی۔ یہ دونوں مختلف چیزیں ہیں اور دونوں پر الگ الگ کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم تعلیم اور تربیت میں فرق کو جاننا چاہیں تو تعلیم کا تعلق انسان کے فہم ، شعور اور ادراک سے ہے۔ تعلیم میں بچے کو معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے فہم و شعور کو بہتر کیا جاتا ہے اور بس۔

جبکہ تربیت میں بچے کے مزاج اور جذبات پر کام کیا جاتا ہے۔ یعنی تعلیم یہ ہے کہ متعلم شعوری طور پر اچھے کو اچھا سمجھے اور بڑے کو برا سمجھے۔ یا اچھے کو اچھا بتائے اور بڑے کو برا بتائے۔

جبکہ تربیت یہ ہے کہ اچھائی اس کو جذباتی طور پر اچھی لگنے لگے۔ اور برائی سے جذبات نفرت ہو۔ صرف جاننا کافی نہیں بلکہ یہ اچھائی اس کے مزاج و مذاق کا حصہ بنے اور اسے وہ دل سے اچھی لگنے لگے۔ اسی طرح برائی اسے بڑی لگنے لگے اور وہ برائی سے بچنے کی ازخود کوشش کرنے لگے۔

جذبات اور عقل کا تعلق

جذبات ہمارے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو بہت متاثر کرتے ہیں۔ ہم اپنے شعور و عقل سے اس وقت تک درست کام نہیں لے سکتے۔ جب تک کہ ہم جذباتی طور پر متوازن نہ ہوں۔ اسی طرح بچوں کے جذبات کی بات کی جائے، تو جب تک بچے جذباتی طور پر متوازن نہ ہوں۔ اس وقت تک تعلیم یا زندگی کے کسی بھی میدان میں ان سے اچھی کارکردگی کی توقع رکھنا مشکل ہے۔ جذبات وہ توانائی ہوتے ہیں جو ارادوں کے عمل میں ڈھلتے وقت ہماری مدد کرتے ہیں۔ چاہے وہ تعلیم و تعلم کا میدان ہو یا زندگی گزارنے کا کوئی بھی میدان ہو۔

کئی بچے تعلیمی میدان میں بڑی اچھی کارکردگی کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے گریڈز اور رزلٹ بڑھ اچھے ہوتے ہیں

- لیکن بعد میں گھریلو، خاندانی اور معاشرتی زندگی میں وہ ناکام ہو جاتے ہیں۔ اگر پیچھے مڑ کر دیکھا جائے تو اس کی بنیادی وجہ بھی یہی کہ وہ جذباتی عدم توازن کا شکاریوتے ہیں۔ لہذا ابھوں کو کامیاب مستقبل دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی جذباتی تربیت کا خوب اہتمام کیا جائے۔